

خَلِيدِينَ فِيهَا أُولَئِكَ لَهُمْ شَرٌّ مِنَ الْبَرِيَّةِ ۝

سب دوزخ کی آگ میں (جائیں گے) جہاں وہ ہمیشہ (ہمیشہ) رہیں گے۔ یہ لوگ بدترین خلائق ہیں۔<sup>(۱)</sup> (۶)  
 بیشک جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے یہ لوگ بہترین خلائق ہیں۔<sup>(۲)</sup> (۷)

ان کا بدلہ انکے رب کے پاس بھیجی والی جنتیں ہیں جنکے نیچے سرسبز بہہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا<sup>(۳)</sup> اور یہ اس سے راضی ہوئے۔<sup>(۴)</sup> یہ ہے اس کے لیے جو اپنے پروردگار سے ڈرے۔<sup>(۵)</sup> (۸)

سورہ زلزال مدنی ہے اور اس میں آٹھ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان  
 نہایت رحم والا ہے۔

إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُولَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝

جَزَاءُ لَهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ يَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ يُخَلِدُونَ فِيهَا أَبَدًا بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ لِمَنْ حَسِبَ رَبَّهُ ۝



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ۝

(۱) یہ اللہ کے رسولوں اور اس کی کتابوں کا انکار کرنے والوں کا انجام ہے۔ نیز انہیں تمام مخلوقات میں بدترین قرار دیا گیا۔  
 (۲) یعنی جو دل کے ساتھ ایمان لائے اور جنہوں نے اعضا کے ساتھ عمل کیے، وہ تمام مخلوقات سے بہتر اور افضل ہیں۔  
 جو اہل علم اس بات کے قائل ہیں کہ مومن بندے ملائکہ سے شرف و فضل میں بہترین ہیں۔ ان کی ایک دلیل یہ آیت بھی ہے۔ الْبَرِيَّةُ: برآ (خلق) سے ہے۔ اسی سے اللہ کی صفت البارئ ہے۔ اس لیے بَرِيَّةٌ اصل میں بَرِيَّةٌ ہے، ہمہ کو یا سے بدل کر یا کیا میں ادغام کر دیا گیا۔

(۳) ان کے ایمان و طاعت اور اعمال صالحہ کے سبب۔ اور اللہ کی رضامندی سب سے بڑی چیز ہے۔ ﴿وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللَّهِ الْأَكْبَرِ﴾ (التوبہ: ۷۲)

(۴) اس لیے کہ اللہ نے انہیں ایسی نعمتوں سے نوازا، جن میں ان کی روح اور بدن دونوں کی سعادتیں ہیں۔  
 (۵) یعنی یہ جزا اور رضامندی ان لوگوں کے لیے ہے جو دنیا میں اللہ سے ڈرتے رہے اور اس ڈر کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کے ارتکاب سے بچتے رہے۔ اگر کسی وقت بہ تقاضائے بشریت نافرمانی ہو گئی تو فوراً توبہ کر لی اور آئندہ کے لیے اپنی اصلاح کر لی، حتیٰ کہ ان کی موت اسی اطاعت پر ہوئی نہ کہ معصیت پر۔ اس کا مطلب ہے کہ اللہ سے ڈرنے والا معصیت پر اصرار اور دوام نہیں کر سکتا اور جو ایسا کرتا ہے، حقیقت میں اس کا دل اللہ کے خوف سے خالی ہے۔

☆ اس کے مدنی اور مکی ہونے میں اختلاف ہے، اس کی فضیلت میں متعدد روایات منقول ہیں لیکن ان میں سے کوئی روایت صحیح نہیں ہے۔

- إِذَا زُلْزِلَتِ الْأَرْضُ زِلْزَالَهَا ①  
وَأَخْرَجَتِ الْأَرْضُ أَثْقَالَهَا ②  
وَقَالَ الْإِنْسَانُ مَا لَهَا ③  
يَوْمَئِذٍ تُخْبِتُ أَعْيَارَهَا ④  
يَأْتِي رَبِّكَ أَودَىٰ لَهَا ⑤  
يَوْمَئِذٍ يُبْصِرُ النَّاسُ أَشْتَاتًا لَّا يُرَوُّا أَعْيَارَهُمْ ⑥  
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ ⑦
- (۱) جب زمین پوری طرح جھنجھوڑ دی جائے گی۔ (۱)  
اور اپنے بوجھ باہر نکال چھینے گی۔ (۲)  
انسان کہنے لگے گا کہ اسے کیا ہو گیا؟ (۳)  
اس دن زمین اپنی سب خبریں بیان کر دے گی۔ (۴)  
اس لیے کہ تیرے رب نے اسے حکم دیا ہو گا۔ (۵)  
اس روز لوگ مختلف جماعتیں ہو کر (واپس) لوٹیں (۶)  
گے تاکہ انہیں ان کے اعمال دکھادیے جائیں۔ (۷)  
پس جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی وہ اسے دیکھ

(۱) اس کا مطلب ہے سخت بھونچال سے ساری زمین لرزائے گی اور ہر چیز ٹوٹ پھوٹ جائے گی، یہ اس وقت ہو گا جب پہلا نغمہ پھونکا جائے گا۔

(۲) یعنی زمین میں جتنے انسان دفن ہیں، وہ زمین کا بوجھ ہیں، جنہیں زمین قیامت والے دن باہر نکال چھینے گی۔ یعنی اللہ کے حکم سے سب زندہ ہو کر باہر نکل آئیں گے۔ یہ دوسرے نغمے میں ہو گا، اسی طرح زمین کے خزانے بھی باہر نکل آئیں گے۔

(۳) یعنی دہشت زدہ ہو کر کہے گا کہ اسے کیا ہو گیا ہے، یہ کیوں اس طرح ہل رہی ہے اور اپنے خزانے اگل رہی ہے۔

(۴) یہ جواب شرط ہے۔ حدیث میں ہے، نبی ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور پوچھا جانتے ہو، زمین کی خبریں کیا ہیں؟ صحابہ اللہ ﷺ نے عرض کیا، اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، اس کی خبریں یہ ہیں کہ جس بندے یا بندی نے زمین کی پشت پر جو کچھ کیا ہو گا، اس کی گواہی دے گی۔ کہے گی فلاں فلاں شخص نے فلاں فلاں عمل، فلاں فلاں دن میں

کیا تھا۔ (ترمذی، أبواب صفة القيامة و تفسیر سورۃ اذا زلزلت۔ مسند احمد ۳/۳۷۳)

(۵) یعنی زمین کو یہ قوت گویائی اللہ عطا فرمائے گا، اس لیے اس میں تعجب والی بات نہیں ہے، جس طرح انسانی اعضا میں اللہ تعالیٰ یہ قوت پیدا فرمادے گا، زمین کو بھی اللہ تعالیٰ متکلم بنا دے گا اور وہ اللہ کے حکم سے بولے گی۔

(۶) یَبْصُرُ، یَرْجِعُ (لوٹیں گے) یہ ورودی ضد ہے۔ یعنی قبروں سے نکل کر موقف حساب کی طرف، یا حساب کے بعد جنت اور دوزخ کی طرف لوٹیں گے۔ أَشْتَاتًا، متفرق، یعنی ٹولیاں ٹولیاں۔ بعض بے خوف ہوں گے، بعض خوف زدہ، بعض کے رنگ سفید ہوں گے جیسے جنتیوں کے ہوں گے اور بعض کے رنگ سیاہ، جو ان کے جنسی ہونے کی علامت ہو گی۔ بعض کا رخ دائیں جانب ہو گا تو بعض کا بائیں جانب۔ یا یہ مختلف گروہ ادیان و مذاہب اور اعمال و افعال کی بنیاد پر ہوں گے۔

(۷) یہ متعلق ہے یَبْصُرُ کے یا اس کا تعلق اَوْحَىٰ لَهَا سے ہے۔ یعنی زمین اپنی خبریں اس لیے بیان کرے گی تاکہ انسانوں کو ان کے اعمال دکھادیے جائیں۔

لے گا۔ (۷) (۱)

اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی وہ اسے دیکھ لے گا۔ (۸) (۲)

سورۃ عادیات مکی ہے اور اس میں گیارہ آیتیں ہیں۔

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

ہانپتے ہوئے دوڑنے والے گھوڑوں کی قسم! (۱) (۳)

پھر ٹاپ مار کر آگ جھاڑنے والوں کی قسم! (۲) (۴)

پھر صبح کے وقت دھاوا بولنے والوں کی قسم (۵) (۳)

وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

وَالْعَدِيَّاتِ صَبِيحًا ۝

فَالْمُورِيَّاتِ قَدْحًا ۝

فَالْمُعِيَّاتِ صُبْحًا ۝

(۱) پس وہ اس سے خوش ہو گا۔

(۲) وہ اس پر سخت پشیمان اور مضطرب ہو گا۔ ذَرَّةٌ بعض کے نزدیک چبوتنی سے بھی چھوٹی چیز ہے۔ بعض اہل لغت کہتے ہیں، انسان زمین پر ہاتھ مارتا ہے، اس سے اس کے ہاتھ پر جو مٹی لگ جاتی ہے، وہ ذرہ ہے۔ بعض کے نزدیک سوراخ سے آنے والی سورج کی شعاعوں میں گرد و غبار کے جو ذرات سے نظر آتے ہیں، وہ ذرہ ہے۔ لیکن امام شوکانی نے پہلے معنی کو اولیٰ کہا ہے۔ امام مقاتل کہتے ہیں کہ یہ سورت ان دو آدمیوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ جن میں سے ایک شخص، سائل کو تھوڑا سا صدقہ دینے میں تامل کرتا اور دوسرا شخص چھوٹا گناہ کرنے میں کوئی خوف محسوس نہ کرتا تھا۔ (فتح القدر)

(۳) عَادِيَّاتٌ، عَادِيَّةٌ کی جمع ہے۔ یہ عَدُوٌّ سے ہے جیسے غَزُوٌّ ہے۔ غَاذِيَّاتٌ کی طرح اس کے واؤ کو بھی یا سے بدل دیا گیا ہے۔ تیز رو گھوڑے۔ صَبِيحٌ کے معنی بعض کے نزدیک ہانپنا اور بعض کے نزدیک ہنہاننا ہے۔ مراد وہ گھوڑے ہیں جو ہانپتے یا ہنہاتے ہوئے جہاد میں تیزی سے دشمن کی طرف دوڑتے ہیں۔

(۴) مُورِيَّاتٌ، اِنْرَاءٌ سے ہے۔ آگ نکالنے والے۔ قَدْحٌ کے معنی ہیں۔ صَدَقٌ چلنے میں گھٹنوں یا ایزبوں کا ٹکرائنا یا ٹاپ مارنا۔ اسی سے قَدْحٌ بِالزَّيْنَادِ ہے۔ چقماق سے آگ نکالنا۔ یعنی ان گھوڑوں کی قسم جن کی ٹاپوں کی رگڑ سے پتھروں سے آگ نکلتی ہے، جیسے چقماق سے نکلتی ہے۔

(۵) مُعِيَّاتٌ، اَعَاَزٌ يُعِيْزُ سے ہے، شب خون مارنے یا دھاوا بولنے والے۔ صُبْحًا صبح کے وقت، عرب میں عام طور پر حملہ اسی وقت کیا جاتا تھا، شب خون تو وہ مارتے ہیں جو فوجی گھوڑوں پر سوار ہوتے ہیں، لیکن اس کی نسبت گھوڑوں کی